

کیلی گرافی کالفظ دو یونانی الفاظ سے اخذ کیا گیا ہے۔ کیلی کا مطلب خوب صورت اور گرافی سے مرادتح پر یعنی لکھائی ہے۔ نزول قرآن کے بعد قرآ نی آیات کا ریکارڈ رکھنے کے لیے اسلامی فن خطّاطی کوتر ویج و تر قی ملی۔ اسلامی خطاطی میں استعال ہونے والی سیدھی ، خم دار اور روانی سے لگائی گئی کلیریں ، نقطے اور اعراب اس فن کو مسحور گن بناتے ہیں۔ مصوری کی یو شم فن کارکواس بات کی اجازت دیتی ہے کہ وہ پوری آزادی سے اشکال اور کلیروں کو استعال کر سکے۔ جنوبی ایشیا کے خطے میں اس فن کی ترقی و تر و تج مغلیہ دور کی خطّاطی اور خوب صورت حاشیوں والے مُرقع جات سے لے کر موجودہ دور کی جدید خطّاطی کے فن پاروں تک دیکھی جاسکتی ہے۔ دور جدید کی خطّاطی میں قرآ نی آیات کے علاوہ ، شعروشا عربی اور مختلف حروف کی مشقیں بھی اہم موضوعات ہیں۔

پاکستان کی تاریخ میں کٹی معروف خطاط کر ہے ہیں ان میں سے چند درج ذیل ہیں:

7.1 صارقين(1930ء-1982ء)

صادقین ایک ماریناز مصوّر تصاور اس کے ساتھ ساتھ ان کا شار ان لوگوں میں ہوتا ہے جنھوں نے پہلی بار پا کستانی مصوّری کے منظرنا مے میں فنِ خطّاطی کوفنِ مصوّری کے طور پر متعارف کروایا۔ اس کیٹیگری میں دوسرا نام شاکرعلی کا ہے۔صادقین خطّاطوں کے خاندان سیتعلق رکھتے تھے۔ ان کی خطاطی بھی انھیں خصوصیات کی حامل ہے جوان کی فنِ مصوّری میں دیکھی جاسکتی ہیں۔ عربی اور اردوزبان کے حروف



شکل 7.1: صادقین،قرانی آیات کی خطاطی

ان کی خطاطی میں نو کیلے بلیڈز (Blades) اور کانٹوں کی صورت میں ڈھالے گئے ہیں۔ خطاطی کے پس منظر میں اشعار اور آیات کی مناسبت سے منظریشی کی گئی ہے۔

خطوط کوسیاہ یا سفیدرنگ میں لکھا گیاہے جب کہ اس کے پس منظر کوان کے برعکس رنگوں کا استعال کر کے ایک کنٹر اسٹ (Contrast) تخلیق کیا گیا ہے تا کہ خطاطی نمایاں طور پرنظر آ سکے۔

انھوں نے سورۃ الرحمٰن، سورۃ لیس اور الله کے ننانوے ناموں کوتح یر کیا۔انھوں نے سورۃ الرحمٰن کوتین مرتبہ مختلف سطحوں پر خوب صورتی سے لکھاان تین سطحوں میں کینوس یعنی کپڑا، سیلوفین (Cellophane) یعنی شفاف نوعیت کی پلا سٹک کی بنی ہو کی بار یک شیٹ اور سنگ مرمر کی سلیں شامل ہیں - ہر سطح پر سورۃ الرحمٰن کو مختلف ڈیز ائن کے ساتھ پیش کیا گیا۔



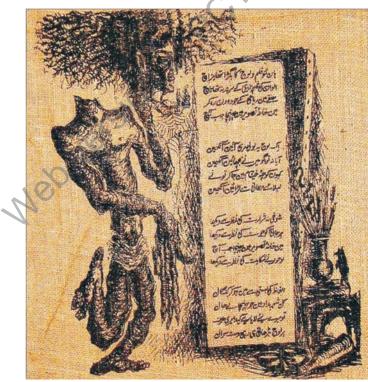
شکل 7.2: صادقین ، سورة الرحلن کی آیت کی خطاطی سورة لیس کوانھوں نے دوسوسا تھ (260)فٹ کم لیکٹری کے ٹکڑوں پر تحریر کیا جواب لا ہور میوزیم میں آویزال ہے جب کدان ک لکھے گئے اللہ کے ننانوے نام دبلی میں انڈیا کے اسلامیات کے ادارے (Indian Institute of Islamic Studies) کی دوہزارآ ٹھ سواسی (2880) مربع فٹ کی گول دیوار پر سجائے گئے ہیں۔

اس کےعلاوہ انھوں نے مرزاغالب،علامہا قبال رحمۃ الله علیہ اور فیض احمہ فیض کی شاعر ی کوبھی خاکوں اور مصوّری کی صورت میں پیش کیا جب کہان کے اشعار کی سطریں ان تصویر ی خاکوں کے ساتھ پینلز (Panels) پرتحریر کی گئیں۔

مصور اور خطاط ہونے کے ساتھ ساتھ دہ شاعری کا شغف بھی رکھتے تھے۔اُن کا کہنا تھا کہ مصوّری کا سفر شاعری کی طرف ہے اور شاعری فنِ خطّاطی کی طرف بڑھتی ہے جب کہ فنِ خطّاطی فنِ مصوّری کی جانب رواں دواں ہے۔



تشکل 7.3: معادیتن کی علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کی شاعری پر بٹی پینٹنگ اور خطّاطی اُنھوں نے رباعیات تحریر کیں اور اُنھیں تصویری شکل میں بھی ڈ ھالا اور اِن دونوں کوساتھ ساتھ آویز اں کیا گیا ہے۔



شکل 7.4: صادقین کی اپنی شاعری پر مبنی ایک خاکه

7.2 شاكرعلى (1916ء-1975ء)

شا کرعلی نے بھی صادقین کی طرح فن مصوّری کی طرز پر فنِ خطّاطی کو متعارف کروایا۔ ایک تجریدی مصوّر ہونے کے ناطے انھوں نے عربی رسم الخط کو آرکس کو پس (Arcs and Loops) (یعنی کمان کی طرح خم دار کمیریں اور کنڈ کی نمائر کی ہوئی شکلیں)، بینوی شکلوں، دائروں اور عمودی یا اُفقی کمیروں کی صورت تصوّر کیا۔

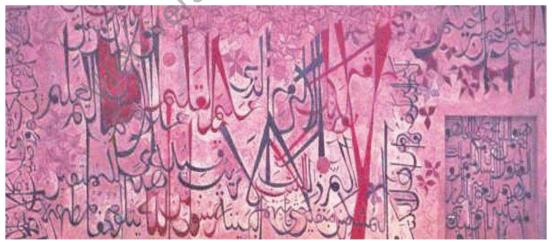


شکل 7.5: شاکرعلی، آیت الکرسی کی خطّاطی اور پینینگ

تین عدد بڑے سائز کی خطاطی میورل (Murals) بنانے کے لیے انھوں نے خوب صورت خطِ نستعیق کا انتخاب کیا۔ بیمیورلز مختلف عمارات جیسے پنجاب پبلک لائبریری لاہور، نیشنل بنک لاہور اور پاکستان انسٹیٹیوٹ آف نیوکلیئر ٹیکنالوجی نزد اسلام آباد میں آویز اں ہیں۔انھوں نے الفاظ کی عمودی لکیروں کو پچھڑیا دہ بڑھا بڑھا کر بنایا۔ بار بارآنے والے نیم دائروں میں ترمیم کی اور عام طور پر اپنے خود ساختہ ڈیز اکن کی ضرورت کے مطابق طرز تحریرکوتشکیل دیا۔ انھوں نے لفظوں کے اردگرد کی سطح کو مختلف رنگوں اوڑ کیسچر سے آ راستہ کیا۔ان کی خطّاطی میں کمیروں کی تر کیب وتر تیب میں چولوں کے ڈیزائن کا استعال کافی شاندار ہے۔شا کرعلی کی جدید طرز کی مُصوّری نُما خطّاطی انور جمال شمز ہسمیت بہت سے دوسرے فنکا روں کے لیے شعلِ راہ ثابت ہوئی۔



شکل 7.6: شاکریلی قرآنی آیات کی خطّاطی اور پیکنگ



شكل 7.7: شاكر على ،قرآني آيات كى خطّاطى اور پنينتك

7.3 خورشيدعالم گوہر قلم (1956ء-2020ء)

خور شیر عالم نے ابتدائی تعلیم استاد اساعیل دہلوی سے سرگودھا شہر میں حاصل کی۔ تاہم انھوں نے فنِ خطّاطی کی تعلیم حافظ یوسف سعد یدی سے حاصل کی جوائس وقت پا کستان کے اُستاد خطّاط مانے جاتے تھے۔

ایک اوراستاد خطاط مرحوم فیس قلم اور پنجاب یو نیورسٹی کے پروفیسرغلام نظام اللہ بن نے اخصیں گو ہڑکم کے خطاب سے نوازا۔

ایک قر آنی نسخدان کے اہم کا موں میں شارکیا جاتا ہے جواس دفت ہماری شاہ فیصل مسجد اسلام آباد میں رکھا گیا ہے۔اس قر آنی نسخ کو بنانے کے لیےانھوں نے چارسو چھ(406) مختلف انداز میں خطّاطی کے جو ہر دکھائے۔



شكل 7.8: كوبرقيم ، سورة الفاتحه ، خطّاطى اور پينينك

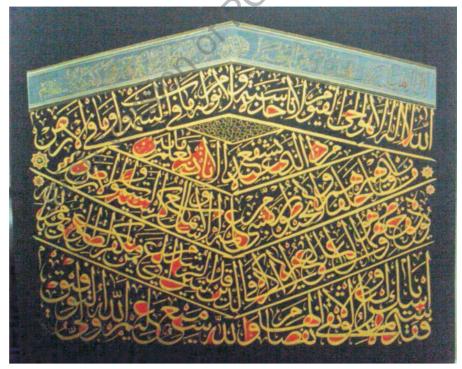
ان کولا ہوری سنتعلیق کے خط میں ماہر مانا جاتا ہے۔اس کے علاوہ وہ جنوبی ایشیا میں لکھے جانے والے چھ مزید خطوط میں مہارت رکھتے بتھے۔ان کا نیا کام یا تولکڑی کی چھال پر (جسے بھوج پَتر کہا جاتا ہے) یا پھروسلی پر (یعنی مغلیہ طرز کاہاتھ سے بنا ہوا موٹا کاغذ جسے بہت سے کاغذ جوڑ کر بنایا جاتا ہے) بنایا گیا ہے۔

وہ خطاطی کے جس انداز کواستعال کرتے رہے ہندوستانی ثلث کہلاتا ہے جو دورِعثانی میں لکھے گئے ثلث سے قدرے سادہ تصور کیا جاتا ہے۔اس کے علاوہ غباری نشخ اورایک نایاب خط جسے ُغَرَّر کہا جاتا ہے، میں بھی ماہر بتھے۔



شكل 7.9: گوبر قيم، آيت الكري، حطّ طي اور پينيتك

انھوں نے نیشنل کالج آف آرٹس میں کئی سال تک فنِ خطّاطی کے پروفیسر کےطور پرفرائض سرانجام دیے۔ گوہرقلم جن خطوط میں ماہر تھان میں لاہوری نستعلیق، ثلث، کو فِک ^{مح}قق ، نسخ، نغراء، دیوانی، روقع، سمیالی، تجوید، مشاح، جلیل، ثلث کبیر، نرجس ، اعجازہ ، ثلثین اور انگلش گوتھک شامل ہیں۔ وہ کیوبسٹ (Cubist) طرز کی فنِ خطّاطی کے ماہر بھی مانے جاتے تھے۔



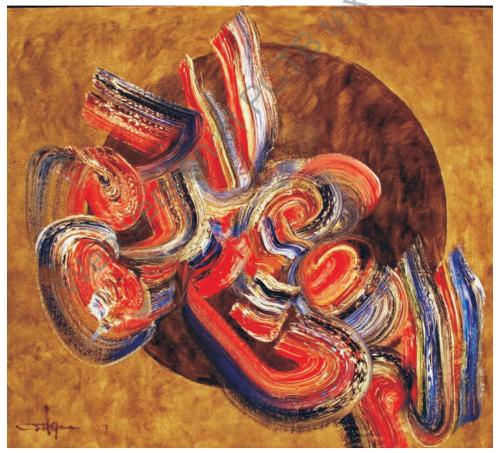
شكل 7.10: كوبركم، آية الكرسى خطاطى بينينك

175

7.4 گل.تی(1926ء-2007ء)

گل جی کا شارسب سے باصلاحیّت اور قابل مصوّروں میں ہوتا ہے۔وہ پیشے سے سول انجینئر تھے۔اُنھوں نے فنِ مصوّری کی تعلیم بھی حاصل کی اوروہ بہترین پورٹریٹ، تجریدی مصوّری، موزیک خطّاطی اور فنِ خطّاطی کے مجسّم بنانے کے لیے مشہور تھے۔وہ بھی تھی فنِ خطّاطی کے مصور نہیں بنا چاہتے تھے لیکن ان کا بیسفر 1970ء میں ٹو کیو کے مقام پر منعقد ہونے والے پاکستان ایکسپو 70 سے شروع ہوا جہاں پر انھوں نے ایک دائرہ نما کا پر کی شیلڈ کو پاکستانی برآ مداتی اشیا کی علامات اور خوب صورت خطاطی میں کھی گئی تحریروں سے ڈیز ائن کیا۔

1973ء میں انھوں نے با قاعدہ فنِ خطّاطی کا آغاز کیا۔ 1974ء میں لا ہور میں منعقد ہونے والے اسلامی سربر ابھی کا نفرنس کے لیے بنائی گئی خطّاطی ان کی سب سے مشہور خطّاطی مانی جاتی ہے۔ اس خطّاطی کو انھوں نے رنگین نقطوں اور دھبّوں سے بھر پور بنایا۔ یہاں تک کہ سِلور اور سُنہری رنگوں کا بھی استعمال کیا۔ انھوں نے اس نقطوں اور دھبتوں سے بھر پورسطح کے او پر بڑی خوب صورتی سے اس قر آنی آیت کو لکھاہے جس میں اُمّتِ مسلمہ کو اللہ کی رہی کو مضبوطی سے تھا ہے رکھنے اور تفر قے میں نہ پڑنے کی تلقین کی گئی ہے۔



شكل 7.11: كُل جى،خطاطى نُماا يكشن يبيننك

اس آیت کوایک قوس کی صورت نچلی دائیں جانب سے شروع کر کے اُو پر کی طرف دائیں کونے تک لکھا گیا ہے۔ اس آیت کوغالباً خطِ نُضخِ میں تحریر کیا گیا ہے۔

ایک اور بڑی میورل خطّاطی انھوں نے رکنگ فیصل ہیپتال الریاض کے لیے بنائی جس میں صحّت اور شفا کے متعلق قرآنی آیات کوسلوراور سُنہری رنگوں میں تر تیب دیا ہے۔

وہ فنِ مصوّری کی ایک جدید طرز جسے ایکشن پینٹنگ (Action Painting) کہا جاتا ہے، سے بھی بہت متاثر سی خطّ طل کر نے موتے انھوں نے رنگوں سے بھرے ہوئے برش کے ساتھ بے باک انداز میں بَرجَسْتہ اور روانی سے لگائے گئے اسٹروک کا استعال کیا۔ اسی انداز نے انھیں فنِ خطّاطی کی دمیا میں مشہور و معروف کردیا۔ انھوں نے مختلف رنگوں سے بھرے ہوتے برش کے ساتھ پوری آزادی اور توت استعال کرتے ہوئے

خم دارشکلیں تشکیل دیں۔انھوں نے اسٹروک کوسیدھی کمیر کی صورت میں نہیں لگایا بلکہ وہ پورے کینوس کی سطح پرایک قوس کی صورت تخلیق کر دیتے تھے۔



شكل 7.12: گُل جي،خطّاطي پرمبني لكري كامجسمه